محمد ارشد

پروفیسر/چیف ایڈیٹر، شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ،
پنجاب یونیورسٹی، علامہ اقبال کیمپس، لاہور

معارف نامے
پروفیسر مولوی محمد شفیع بہ نام ڈاکٹر محمد حمید اللہ

This article introduces the letters of Prof. Maulavi Muhammad Shafi, the founding chairman of the editorial board of the Urdu Encyclopedia of Islam. The project of the Urdu Encyclopedia of Islam was launched in 1950. For its compilation, along with a national editorial board, a foreign editorial board was constituted and the responsibility was assigned to Dr. Muhammad Hamidullah, then residing in Paris. As a result, an extensive correspondence between Prof. Shafi and Dr. Hamidullah took place. In this article, 25 letters are included. The letters of Prof. Shafi's are quite interesting, as they shed light on the daunting and tremendous task of the compilation of Urdu Encyclopedia of Islam. This collection of letters also shed light on the highly remarkable contribution of Dr. Muhammad Hamidullah, to the Urdu Encyclopedia of Islam.

۱۹۵۰ء میں اردو میں اسلامی انسائیکلوپیڈیا (دائرۂ معارفِ اسلامیہ) کی تدوین و اشاعت کے لیے پنجاب یونیورسٹی میں ایک مستقل شعبہ قائم کیا گیا۔ ۱۹۵۱ء میں پروفیسر مولوی محمد شفیع (تا ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء) سابق پرنسپل پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کی سرکردگی میں اس شعبے نے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ اس مہتم بالشان علمی منصوبے کی تدوین (ترجمہ نگاری، نظرِ ثانی، نیز مقالہ نگاری) کے سلسلے میں پروفیسر مولوی محمد شفیع اور پاکستان و ہند اور دوسرے ممالک کے اہلِ علم کے مابین وسیع پیمانے پر مراسلت ہوئی۔ پروفیسر محمد شفیع کی دنیاے اسلام کے جس فاضلِ اجل سے سب سے زیادہ مراسلت رہی وہ پیرس میں مقیم ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی (۱۹۰۸۔۲۰۰۲ء) تھے۔ دونوں کے مابین مراسلت کا یہ دورانیہ بارہ سالوں (۱۹۵۱۔۱۹۶۲ء) پر محیط ہے۔ ابتدائی سالوں میں پروفیسر محمد شفیع صاحب ٹائپ کی سہولت کے باعث انگریزی میں خط و کتابت کرتے رہے البتہ بعد میں جب شعبے میں اردو ٹائپ رائٹر کی سہولت دستیاب ہوگئی تو خط و کتابت اردو میں ہونے لگی۔

اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تدوین کے لیے ایسے فضلاء پر مشتمل ایک اداراتی مجلس کی تشکیل ناگزیر تھی جو عربی

و فارسی کے علاوہ یورپی زبانوں خصوصاً انگریزی، جرمن اور فرانسیسی میں درک، نیز تحقیق و تصنیف کے جدید مغربی مناہج و اسالیب سے پوری واقفیت رکھتے ہوں۔ پروفیسر محمد شفیع کی نظر میں وہ افراد جو اس کام کی انجام دہی میں معاون ہو سکتے تھے اور ان کے دست و بازو بن سکتے تھے، ان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ (۱۹۰۸۔۲۰۰۲ء) کو متعدد وجوہ کی بنا پر امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ سقوط مملکت آصفیہ حیدر آباد دکن (ستمبر ۱۹۴۸ء) کے بعد سے پیرس میں ایک پناہ گزیں مہاجر کی حیثیت سے مقیم ہو کر تحقیق و تصنیف میں مشغول تھے، اور اس ملک میں دستیاب تحقیقی وسائل کے پیش نظر وہاں کی سکونت ترک کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ وہ یکے بعد دیگرے جرمنی اور فرانس سے ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کر چکے تھے۔ مغربی دنیا میں اسلام اور دنیاے اسلام سے متعلق ہونے والی تحقیقی پیش رفت سے باخبر نیز ان ممالک کے کتب خانوں میں موجود اسلامی و عربی مخطوطات کے خزینوں سے بھی آگاہ تھے۔ مزید براں وہ ترکی اور پیرس و جرمنی کے علمی مراکز میں سرگرم عمل مسلمان محققین اور مغربی مستشرقین سے ارتباط کا ایک اہم ذریعہ ہو سکتے تھے۔

پروفیسر محمد شفیع نے ایک قومی مجلسِ ادارت تشکیل دینے کے ساتھ ساتھ ایک غیر ملکی مجلسِ ادارت کی تشکیل کو بھی ضروری خیال کیا تو اس کے لیے ان کی نظر انتخاب ڈاکٹر محمد حمید اللہ پر پڑی

که این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

۱۹۵۱ء میں غیر ملکی مجلسِ ادارت تشکیل پائی تو ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو اس کا اعزازی سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اس ذمہ داری کی انجام دہی کے لیے کوئی مشاہرہ وغیرہ مقرر نہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس علمی کام کو ایک ملی منصوبہ گردانتے ہوئے اس کی تکمیل کے لیے رضا کارانہ طور پر جو سعی و کاوش کی وہ ان کے صدق و اخلاص، بے لوثی اور خدمت علم کے جذبے سے سرشاری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

پروفیسر محمد شفیع نے اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تدوین کے سلسلے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے ۱۹۵۱ء میں خط و کتابت کا آغاز کیا جو ان کی وفات (۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء) تک بلا انقطاع جاری رہی۔ پروفیسر محمد شفیع کی رحلت کے بعد ان کے جانشینوں (پروفیسر محمد وحید میرزا، پروفیسر حمید احمد خان، اور ڈاکٹر سید عبداللہ) نے اس سلسلۂ مراسلت کو برابر جاری رکھا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے اس مراسلت کا دورانیہ تقریباً بیس اکیس سالوں پر محیط ہے۔ افسوس ہے کہ پروفیسر محمد شفیع کی زندگی کے آخری دور (۱۹۶۱۔ مارچ ۱۹۶۳ء) کے خطوط نیز ان کے جوابات محفوظ نہیں رہے۔

اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی مجلسِ ادارت کے رؤساء کی طرف سے لکھے گئے خطوط میں کبھی تو اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کے لیے مقالات کا تقاضا کیا گیا، یا پھر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کے انگریزی و فرانسیسی

ایڈیشنوں میں شامل مقالات کے اردو ترجمے کی درخواست کی گئی۔ کہیں انگریزی وفرانسیسی ایڈیشنوں میں وارد لاطینی و یونانی اور بعض یورپی زبانوں کے الفاظ ومصطلحات کی توضیح کے لیے کہا گیا۔ کہیں یورپی مصنفین، اماکن اور اداروں کے ناموں کے صحیح تلفظ اور ان کے اردو املا کے سلسلے میں استفسار کیا گیا۔ پروفیسر محمد شفیع اگر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کے انگریزی وفرانسیسی ایڈیشنوں میں شامل مستشرقین کے تصنیف کردہ مقالات کے مطالعے کے دوران کسی عبارت میں الجھاؤ محسوس کرتے، یا پھر یہ محسوس کرتے کہ کسی مستشرق نے کسی عربی وفارسی ماخذ سے اخذ واقتباس میں غلطی کی ہے تو مذکورہ ماخذ (جو بالخصوص مخطوطات کی صورت میں ہوتے) کی متعلقہ عبارت کی نقل کی فراہمی کے لیے ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے رجوع کرتے۔ بعض اوقات کسی خاص موضوع پر کسی ترک، عرب یا یورپی متخصص سے مقالہ لکھوانے کے لیے بھی ڈاکٹر صاحب موصوف سے رجوع کیا جاتا۔ پروفیسر محمد شفیع نے ذاتی حیثیت سے متعدد تاریخی کتب از جملہ مطلع السعدین وغیرہ) کے قلمی نسخے دریافت کر کے ان کی تصحیح و تدوین کی خدمت انجام دی۔ وہ زیرِ تدوین کتاب یا اس سے متعلق کسی اہم ماخذ کے ترکی اور پیرس کے کتب خانوں میں موجود مخطوطات کے مائیکروفلم یا فوٹوسٹیٹ کی فراہمی کے لیے ڈاکٹر صاحب سے رجوع کرتے (خطوط کا یہ مجموعہ مخزونہ شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ)۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ یک مذہبی فریضے کی طرح ان کے خطوط کا جواب لکھتے اور اپنے گوناں گوں علمی مشاغل اور مصروفیات کے باوجود نہایت خندہ پیشانی سے خادمانہ و نیازمندانہ طور پر ان قاہر تقاضوں کی تکمیل کر گزرتے۔ اس سلسلے میں بڑی مشقت اٹھاتے اور اپنے آرام وراحت کا بھی خیال نہ کرتے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پروفیسر محمد شفیع نے جس قدر دلداری اس فرزندِ اسلام کی کی وہ شاید ہی کسی اور کے حصے میں آئی ہو، اس کی جھلک خطوط کے اس مجموعے میں صاف طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ علمی وتحقیقی امور میں ڈاکٹر صاحب کی رائے اور ان کے تحقیق نتائج کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔

مذکورہ بالا امور کے علاوہ پروفیسر محمد شفیع کے یہ خطوط نہایت دلچسپی اور علمی افادیت کے حامل ہیں۔ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تدوین پروفیسر محمد شفیع رمکتوب نگار کی علمی زندگی کا ایک اہم اور روشن باب ہے جس کی ایک جھلک تفصیل ان خطوط میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ان خطوط میں مکتوب نگار کے علمی مشاغل، تحقیق وتصنیف کے باب میں ان کی دیدہ ریزی و دقت نگاہ، مخطوطات کی بازیافت اور ان کی تہذیب وتدوین، نیز غیر ملکی اسفار اور مختلف کانفرنسوں میں شرکت جیسے امور کا تذکرہ بھی ان میں آ گیا ہے۔ ان خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی کی جامعات کی طرف سے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو تعلیم و تدریس کے لیے دعوت کی قبولیت میں پروفیسر محمد شفیع کی تحریک کو بڑا دخل تھا۔ پروفیسر محمد شفیع

ترکوں کی طرف سے دینی تعلیم کے لیے ڈاکٹر صاحب جیسے عالم کو دعوت کے معاملے کو الحاد و لادینیت کی یلغار سے دوچار اس ملت کے حق میں ایک نعمت غیر مترقبہ گردانتے تھے۔

پروفیسر محمد شفیع کی طرف سے خط و کتابت کا دورانیہ تقریباً دس سالوں پر محیط ہے۔اس سلسلے کا پہلا خط (بزبان انگریزی)٦ مارچ ۱۹۵۱ء کولکھا گیا جبکہ آخری خط پر ۲۶ دسمبر ۱۹۶۰ء کی تاریخ درج ہے۔ڈاکٹر صاحب کی طرف سے موصول شدہ اولیں خط پر ۱۳ مارچ ۱۹۵۱ء جبکہ آخری خط پر ۲ رجب ۱۳۸۰ھ/[۲۰ دسمبر ۱۹۶۰ء] کی تاریخ درج ہے، جس میں پروفیسر محمد شفیع کے مجموعۂ مقالات (تاریخی و دینی) پر نقد و تبصرہ کیا گیا تھا (بسلسلۂ تبصرہ بر مقالات دینی)۔ اس کے ساتھ ہی دونوں کے مابین خط و کتابت کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔اس کے بعد پروفیسر محمد شفیع تقریباً سوا دو سال حیات رہے، لیکن اس عرصے میں دونوں کے مابین مراسلت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔دونوں کے مابین خط و کتابت کا جوں اچانک منقطع ہو جانا باعث استعجاب و حیرت ہے جس کی توجیہ آسان نہیں۔

خطوط کا یہ مرقع پروفیسر محمد شفیع کی سوانح عمری کی ترتیب کے لیے بیش قیمت ماخذ کا درجہ رکھتا ہے۔ان خطوط کی علمی افادیت کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ ان میں اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تدوین کے سلسلے میں پیش آنے والے بہت سے اہم علمی و ادارتی مسائل اور ان کے حل کی تفصیلی روداد آ گئی ہے۔ بنا بریں یہ خطوط اپنے اندر تحقیق و تصنیف کی راہ کے سالکین کے لیے رہنمائی کے ایک انمول سرچشمے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے نام پروفیسر محمد شفیع اور ان کے جانشینوں کے یہ خطوط مجلّہ معیار میں بالاقساط شائع کیے جا رہے ہیں۔موجودہ شمارے میں (قسط اول) میں پروفیسر مولوی محمد شفیع کے ۲۵ اردو خطوط پیش کیے جا رہے ہیں۔ پہلی قسط میں پچیس خطوط قارئین کی نذر کیے جا رہے ہیں۔

(۱)

No.12/P.F./Steno

Dated. 5.6.52

مکرمی السلام علیکم

والا نامہ مورخہ ۴ رمضان المبارک موصول ہوگیا، بہت بہت شکریہ۔ اگر ممکن ہو سکے تو پچھلا کام ختم ہونے کے بعد سلیمان المہری (۱) والے آرٹیکل کا ترجمہ کر دیں اس مطلب کے لیے باوجود بحری ریاضیات کی ناواقفیت کے آپ سے بہتر شخص خیال میں نہیں ہے۔عنوانوں کی ایک اور فہرست درج کر رہا ہوں، از راہِ کرم جب بھی فرصت ہو اس کے

ترجمہ کی طرف توجہ فرماویں۔ یہ اندیشہ ہے کہ اکتوبر سے پہلے آپ کو فرصت نہ ہو لیکن ایسی صورت میں انتظار کرنا ہی ہوگا۔ ترسیل زر بہ پیرس کے متعلق آنریبل سر محمد ظفراللہ خان(۲) کو لکھا ہے اور سٹیٹ بنک سے بھی درخواست کی ہے۔ والسلام

محمد شفیع

بخدمت جناب ڈاکٹر محمد حمیداللہ

[فہرستِ عنوانات]

1) Nawruz	P.888a, Vol.III
2) Nazir al-Mazalim	P.891a, Vol.III
3) Nedjd	P.893a, Vol.III
4) Nedrona	P.896a, Vol.III
5) 'Oman	P.975b, Vol.III
6) 'Omar B. 'Abd al-'Aziz	P.977b, Vol.III
7) 'Omar B. Abi Rabi'a	P.979b, Vol.III
8) 'Omar B. Aiyub	P.979b, Vol.III
9) 'Omar B. 'Ali	P.980a, Vol.III
10) 'Omar B. Hafs	P.980a, Vol.III
11) 'Omar B. Hafsun	P.981a, Vol.III
12) 'Omar B. Hubaira	P.982a, Vol.III
13) 'Omar Ibn Al-Khattab	P.982a, Vol.III
14) Orfa	P.993b, Vol.III

☆☆......☆☆

(۲)

No.77/M.S.

Dated. 9.2.53

محترمی سلام مسنون

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۵ ربیع الاوّل ۱۳۷۲ھ مجھے دسمبر ۱۹۵۲ء میں ہی مل گیا تھا لیکن مصروفیت کی وجہ سے جواب دینے میں تعویق ہوئی۔ معافی چاہتا ہوں۔

نامۂ مذکور کا جواب پنجاب یونیورسٹی لائبریری نے میرے ایما پر مورخہ ۶ جنوری ۱۹۵۳ء کو بھیج دیا تھا جس کی نقل دوبارہ ارسالِ خدمت ہے۔

غالباً اب آپ نے عمرو بن امیہ الضمری ؓ اور معراج وغیرہ کے مقالوں پر کام شروع کر دیا ہوگا۔

اگر انٹرنیشنل کوپنز (۳) ختم ہو گئے ہوں تو اور بھیج دوں۔

سالِ نو مبارک!

مخلص

محمد شفیع

بخدمت شریف جناب ڈاکٹر محمد حمید
4-Rue de Tournon,
Paris VI, France

☆☆......☆☆

(۳)

۶۸۷

No. 111/P.F.
Dated. 4.5.53

فاضل محترم و دوست مکرّم

سلام مسنون۔ آپ کے عنایت نامے مورخہ ۱۴/اپریل، ۱۶/اپریل اور ۲۱/اپریل ۱۹۵۳ء پہنچے۔ شکریہ۔

تراجم ابھی دفتر میں نہیں پہنچے ہیں۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب پہنچ جائیں گے۔

آپ نے شام و متعلقات کے لیے ڈاکٹر صلاح الدین منجّد (۴) کا پتہ ارسال فرمایا ہے۔ شکریہ۔

میں نے یونیورسٹی چیک کی رسید رجسٹرار صاحب کو بھجوادی تھی رسیدوں پر Revenue stamps لگتے ہیں

آیندہ کی سہولت کے لیے چار رسیدی ٹکٹ بھی ارسالِ خدمت ہیں کبھی کام آجائیں گے۔

مسطر(۵) کا تین سوصفحہ آج ہی بذریعہ ڈاک (Book Post) بھیجا گیا ہے۔کوپنز ڈاک خانہ میں ختم ہوگئے ہیں۔امید ہے کہ ایک دوروز میں خرید کر بھیج دیے جائیں گے۔

رسالہ سوانح حجاج بن یوسف ابھی یونیورسٹی لائبریری میں نہیں پہنچا۔

والسلام مع الاکرام

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمیداللہ

پاریس،فرانس۔

D. A.

4 Revenue stamps

2 Postage stamps

☆☆......☆☆

(۴)

۲۴میسن روڈ

لاہور(پاکستان)

No.24/M.S.

Dated. 22.5.53

فاضل محترم و دوست مکرم سلام مسنون

آپ کے تراجم دفتر میں پہنچ گئے ہیں۔شکریہ

امید ہے اس دفتر کے خطوط مورخہ ۴مئی ۱۹۵۳ء اور ۹مئی ۱۹۵۳ء آپ کو مل گئے ہوں گے۔

بالفعل انٹرنیشنل کوپنز مل نہیں رہے ہیں جب بھی ڈاک خانہ میں آجائیں گے خرید کر ارسالِ خدمت بابرکت کردیے جائیں گے۔والسلام۔

مکرر یہ کہ ڈاکٹر منجّد سے خط و کتابت ہورہی ہے۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

پاریس، فرانس

☆☆......☆☆

(۵)

۲۴، میسن روڈ، لاہور

No.46/M.S.

Dated. 8.9.53

مکرمی!

آپ کے عنایت نامے مورخہ ۵ر اگست ۱۹۵۳ء اور ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ دونوں مجھ کو کل ملے۔

ظاہراً آپ طائف، ثقیف، عمرو بن امیّہ الضمری والے مقالے ابھی ایک مہینے کے بعد بھیجیں گے۔ خیر۔ میں چونکہ پاکستان سے باہر گیا ہوا تھا اور ایک مہینے کے بعد واپس آیا ہوں (۶)۔ کام اکٹھا ہو گیا ہے۔ اب میں آپ کے مقالے دیکھ رہا ہوں اور ان شاء اللہ جلدی ان کا تصفیہ حساب ہو جائے گا۔

انساب الاشراف (۷) کے میکروفلم کے متعلق میں نے حجاج پر رسالہ لکھنے والے صاحب کو بلوایا ہے۔ ان سے پوچھنے کے بعد میکروفلم کے متعلق عرض کر سکوں گا۔ تعجب ہے کہ یونیورسٹی بک ایجنسی کو ابھی تک Périer کی کتاب (۸) موصول نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ وہ اس کے پہنچنے کی اطلاع آپ کو نہیں دے سکے۔ اگر مڈغاسکر کے متعلق کوئی مزید معلومات حاصل ہو چکے ہوں تو وہ شوق سے ارسال فرمایئے۔ صحیفہ ہمام بن منبّہ (۹) کا منتظر رہوں گا۔

تعجب ہے کہ ہمارے ہاں انسائیکلوپیڈیا کے نئے ایڈیشن (۱۰) کے پہلے جز کا کوئی نسخہ موصول نہیں ہوا اور نہ کوئی اطلاع آئی ہے اور نہ انھوں نے حسبِ وعدہ پروف بھیجے ہیں۔

رسید پر دو آنے کے ٹکٹ لگتے ہیں۔ اگر فرمائیں تو یہاں سے کچھ ارسال کر دیے جائیں۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب پی ایچ ڈی

۴-شارع طورنون، پاریس

☆☆......☆☆

(۶)

No.83/M.S.

November 21,1953

مکرمی!

السلام علیکم۔عنایت نامہ مورخہ ۶ ربیع الانور کا بہت بہت شکریہ۔

المجموع لزید بن علی کی عبارت مل گئی۔آپ نے زحمت اٹھائی جزاکم اللہ۔آپ کے دونوں پچھلے کارڈ مل گئے تھے۔ پولینڈ کے متعلق مضمون لکھنے والے صاحب کے پتے کے متعلق شکریہ۔ان کو اسی وقت خط لکھ دیا گیا تھا۔مہربانی سے آپ خود بھی ان سے کہیں۔

''ایلاف'' پر کوئی آرٹیکل ابھی تک نہیں لکھا گیا۔اس کو میں نے آپ کے نام لکھ دیا ہے مہربانی فرما کر اس پر مقالہ لکھیں۔

زید ابن علی کی کتاب کے متعلق پھر زحمت دیتا ہوں۔انسائیکلوپیڈیا آو اسلام فرنچ ایڈیشن جلد دوم ص ۸۳۱ کالم ۲ سطر ۲۴ میں یہ عبارت آتی ہے۔

Le Prophète jure aussi sur son honneur (Zaid b. 'Ali, ed. Griffini, p.104,4.)

اور ص ۲۳۸ کالم ا سطر ۴۲:-

Dieu jure par sa Majesté et sa sublimité..., (Zaid b. 'Ali, ed. Griffini, p. 286, 7 suiv)

ان کی اصل عبارت زید بن علی کے متن سے نقل کر دیجئے۔ پوسٹیج پر جو آپ کا خرچ آتا ہے اس کی ہم کو اطلاع کر دی جائے تا کہ وہ ہم ادا کر دیں۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

4-Rue de Tournon,

VI, Paris (France)

☆☆......☆☆

(۷)

No.94/M.S.

Dated. 3.12.53

۳دسمبر۱۹۵۳ء

مکرمی

السلام علیکم۔ آپ کے تینوں آرٹیکل ثقیف، طائف، عمر بن امیہ [الضمری] کل کی ڈاک سے موصول ہوئے۔ آپ کے رفع انتظار کے لیے یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ ۲۰ ربیع الاوّل کے عنایت نامے کا شکریہ۔ العقد (۱۱) کی جس عبارت کے متعلق آپ نے دریافت فرمایا ہے اس کا ترجمہ میرے نزدیک یوں ہے:-

''یہ ہیں قریش کے وہ مکارم جو جاہلیت میں تھے (یعنی **سقایہ... الی الاموال المحجرہ**) جو ان کے دس بطنوں سے ان دس آدمیوں کے سپرد تھے۔ اسی طرح جس طرح وہ ان کے بزرگوں کے پاس تھے۔ وہ ایک دوسرے سے ان کو ورثے میں پاتے تھے، ایک بزرگ دوسرے بزرگ سے۔ اسلام آیا تو اس نے ان مکارم کو (ان کے ماضی سے) پیوستہ کیا (یعنی اسلام میں بھی وہ بدستور باقی رہے)، ہر شرف جاہلیت کے شرف میں سے تھا اس کو اسلام نے پایا اور (ماضی کے ساتھ) متصل کیا۔ سقایۃ الحاج اور عمارت مسجد حرام اور حلوان النفر (جزای رمیدن مردم برای جنگ یعنی ان کی سرداری)۔ سقایہ تو مشہور چیز ہے۔ عمارت یہ تھی کہ کوئی شخص مسجد حرام میں بیہودہ یا فحش بات نہ کرے۔ عبّاس ان کو اس سے منع کرتے تھے۔ رہا حلوان نفر تو عرب پر جاہلیت میں کسی شخص نے بادشاہی نہیں کی۔ اگر کوئی لڑائی ہوتی تو روساء میں قرعہ ڈال لیا جاتا جس کے نام قرعہ نکلتا اس کو حاضر کر لیتے چھوٹا ہو یا بڑا۔ جب یوم فجار ہوا تو انھوں نے بنو ہاشم کے درمیان قرعہ ڈال لیا، قرعہ عباس کے نام نکلا۔ وہ کم سن تھے تو انھوں نے ان کو ڈھال پر بٹھا دیا۔

باتقدیم احترامات فائقہ

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب، ایم اے پی، ایچ ڈی

پاریس، فرانس.

☆☆......☆☆

(۸)

No.23/P.F.

Dated. 6.1.54

۶ جنوری ۱۹۵۴ء

مکرّمی السلام علیکم!

نوازش نامہ مورخہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۳ھ موصول ہوا۔ پروفیسر بوہدانووچ صاحب (۱۲) کے مضمون کا انتظار ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی موصول ہو جائے گا۔ حجّاج بن یوسف والے پارسل (۱۳) کی تفصیل میں نے اسی وقت یونیورسٹی لائبریری کو بھیج دی اور ان کو تاکید کی ہے کہ جنرل پوسٹ آفس سے دریافت کریں۔

امید ہے کہ ''ایلاف'' اور ''معراج'' والے مضامین آپ عنقریب ارسال فرما رہے ہوں گے۔ ترمیم شدہ انسائیکلوپیڈیا کا پہلا کراسہ شائع ہو چکا ہے (۱۴)۔ امید ہے کہ ابو حنیفہ دینوری اور امام اعظم والے مضامین بھی اب جلدی مرتب ہو جائیں گے۔ آپ نے ایک خط میں سلیم ابن منصور کا آرٹیکل مرتّب کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا، وہ بھی اگر تیار ہو گیا ہو تو ارسال فرمائیں۔ دوسری مشغولیتوں کی کثرت تو ضرور ہو گی لیکن انسائیکلوپیڈیا کے واسطے مضامین نہ لکھنے کے لیے یہ عذر کافی نہیں۔

ع زودت ندہیم دامن از دست

اگر آپ جیسے فضلاء یہ کام نہ کریں گے تو اور کون کرے گا؟ آپ فرمائیں تو مضامین کی ایک نئی فہرست یہاں سے بھیج دوں اور اگر آپ چاہیں تو خود ہی مرتب کر کے بھیج دیں۔

پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی جرنل کا اکتوبر نمبر مجھ کو موصول ہوا اور میں نے 'برتا' والے آرٹیکل (۱۵) کو بہت شوق سے پڑھا۔ میرے لیے آپ نے ایک نہایت دلچسپ انکشاف کیا اور حواشی بہت مفصّل اور واضح لکھے۔ والسلام مع الاحترام۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۹)

No.12/P.F.

Dated.19.1.54

مکرمی! السلام علیکم

بوہدانووچ صاحب کے مضمون کا انتظار ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس کو مکمل کر کے عنقریب بھجوا دیں گے۔ اس عنایت کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس کا ترجمہ تیار کر دیا۔

یونیورسٹی بک ایجنسی والے ابھی تک یہی کہہ رہے ہیں کہ ان کو کتاب ''حجاج بن یوسف'' نہیں ملی۔ لائبریری والوں کو میں نے مزید تاکید کر دی ہے کہ وہ یونیورسٹی بک ایجنسی والوں کو ساتھ لے کر ڈاک خانہ سے دریافت کریں کہ وہ رسالہ کس کو دیا گیا اور کب؟ مجھے امید ہے کہ لائبریرین صاحب آپ کو نتیجہ سے براہِ راست مطلع کریں گے۔

مولوی علاء الدین صاحب صدیقی (۱۶) سے بھی آپ کی شکایت کا ذکر آیا ہے۔ اس کے متعلق وہ آپ کو براہِ راست لکھ رہے ہیں۔ مضامین ذیل کے مادّے آپ کے پاس زیرِ تالیف ہیں۔ ان کے ہم تک پہنچنے کی کب تک توقع کی جا سکتی ہے۔

ابوحنیفہ دینوری، حضرت امام اعظم، ایلاف اور معراج

صحیفہ ھمام ابن منبّہ (۱۷) مجھے موصول ہوا تھا اور اس کا شکریہ عرض کیا گیا تھا۔ ضمیمۂ اورینٹل کالج میگزین (۱۸) میں اس کی طباعت سے بہت پہلے اس کے زیرِ طبع ہونے کی اطلاع بھی یہاں کی پبلک کو دے دی گئی تھی اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس نمبر کی ایک کاپی بھی آپ کو ارسال کی گئی تھی۔ یہ بہت کام کی چیز ہے اور آپ نے فاضلانہ طریقہ پر اس کو مرتب کیا ہے۔

آیا کوئی اور مادّے آپ کے ترجمہ وغیرہ کے لیے تجویز کیے جائیں۔ اگر آپ پسند کریں تو خود ہی تجویز فرما لیں اور ہم کو اطلاع دے دیں۔

معلوم نہیں کتاب النبات (۱۹) کب تک مکمل ہو جائے گی۔ امید ہے کہ آپ بہمہ وجوہ بخیر و عافیت ہوں گے۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

4-Ruede Tournon,

France VI, Paris

☆☆......☆☆

(۱۰)

No. 26/P.F.
Dated. 11.2.53

مکرمی سلامت باکرامت باشند!

۲۷ جنوری کا عنایت نامہ ملا۔ میرا خیال ہے کہ ''آبنوس'' اور ''آئین'' والے مادّے ابھی شاید چند مہینوں تک شائع نہ ہوں۔ بہرحال اگر آپ ان کا انتظار کرنا چاہتے ہیں تو مناسب ہے لیکن کم از کم اسلامی دستوریات پر اپنی معلومات کو جمع کرنا شروع فرماویں۔ میں لائیڈن والوں کو پروفوں کی یاددہانی کرا رہا ہوں۔

میں یہ سن کر خوش ہوا ہوں کہ ''ایلاف'' اور ''معراج'' والے مضامین کو آپ عنقریب ترتیب دینا شروع کریں گے۔ اصولِ فقہ پر بھی کچھ ملاحظات مرتّب کرنا شروع کردیں تو مناسب ہوگا۔ شکریہ.

''ارمغان شفیع'' (۲۰) کا بہت سا حصہ کمپوز ہو چکا ہے مگر لاہور میں آج کل کاغذ کا قحط ہے۔ سنتے ہیں کہ جلدی ہی چٹاگانگ سے کاغذ آجائے گا جب تک یہ نہ ہو سید عبداللہ (۲۱) صاحب کاغذ کی قلّت کی وجہ سے ناچار بیٹھے ہیں۔

مخلص

محمد شفیع

جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

پاریس.

☆☆......☆☆

(۱۱)

No. 17/P.F.
Dated. 18.2.54

مکرمی

السلام علیکم!

۱۱رفروری کے مکتوب کے سلسلہ میں مزید عرض یہ ہے کہ لائیڈن انسائیکلوپیڈیا کا پہلا کرّاسہ آ گیا ہے۔ اس میں ’’ آبنوس‘‘ کا مضمون شائع ہوگیا ہے۔ اب اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ کیا اس میں آپ کچھ اضافہ کریں گے؟

۲- بارہ(۱۲) کوپن ملفوف ہیں۔ اسی قدر چند دن میں اور ارسالِ خدمت ہوں گے۔ بوہدانووچ صاحب والے مضمون کا پارسل ابھی تک نہیں پہنچا۔

۳- دوتین مسائل دریافت طلب ہیں۔ ان کے لیے زحمت دیتا ہوں۔ لائیڈن کے دائرۂ معارف (فرانسیسی) جلدتین ص۹۰۰ پر’’النمارہ‘‘ پرایک آرٹیکل ہے۔ اس آرٹیکل میں نمبر۲،۳ اور۴ میں تین اور مقامات کا ذکر ہے جن کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ یہ مقام بھی اسی نام کے ہیں۔ مگران میں Namara کے دوسرے a پرنشان نہیں دیا ہے۔ ظاہراً ان سب کونمارہ ہی پڑھنا چاہیے۔ یہ خیال درست ہے؟ چوتھے نمبر میں Namara کے بعد Nam(a),r لکھا ہے۔ اس کا تلفّظ کیا نُمار ہے؟

۴- نمرود کے آرٹیکل میں ص۹۰۱، عمود۲، سطر۹ پر Chrysotriclinium de Byzance کیا چیز ہے؟ جولُغت میں نہیں ملی۔

مکرر یہ کہ اس کے بعد۱۳فروری کا عنایت نامہ ملا۔ معلوم ہوا کہ حجاج بن یوسف والامطبوعہ رسالہ آپ نے بھیجا تھا۔ اسلامی قانون بین الممالك کے سلسلے میں بعض احباب سے دریافت کرنے کے بعدعرض کرسکوں گا(۲۲)۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمیداللہ

☆☆......☆☆

(۱۲)

No.19/P.F.

Dated. 25.2.54

مکرمی!

۱۳؍جنوری کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ جو اطلاع آپ نے کتاب حجّاج ابن یوسف کے متعلق بھیجی تھی وہ لائبریری کو اسی وقت پہنچا دی گئی، اور انھوں نے ڈاک خانہ کو لکھا۔ ڈاک خانہ کے جواب سے معلوم ہوا کہ واقعی کتاب کا پارسل دکان مکتوب الیہ کے کسی کارندے کو ملا۔ پھر وہ کیا ہوا؟ اس کے متعلق ابھی تفتیش جاری ہے۔ اگر یہ معلوم ہو کہ کتنے روپے اُن کے ذمے ہیں تو وہ ان سے وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔

آپ کو معلوم ہے کہ اسلامی قانون بین الممالك کو اچھی طرح سے جاننے والے یہاں بہت ہی کم ہیں۔ میں نے لاء کالج سے دریافت کیا وہاں کے سٹاف سے کوئی شخص مجوزہ سال نامہ کے لیے مضمون لکھ سکے گا یا نہیں، تو جواب یہ ملا کہ پہلا رسالہ دیکھ کر وہ اندازہ لگا سکیں گے کہ وہ کوئی مضمون لکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ رسالے کی خرید کے متعلق عرض یہ ہے کہ شاید یونیورسٹی لائبریری، لاء کالج، اسلامیات ڈیپارٹمنٹ آپ کی سفارش پر اس کو خرید سکیں گے۔

۱۸؍فروری کو ۱۲ عدد کوپن بھیجے گئے تھے اب مزید ۱۲ لف ہٰذا ہیں۔

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے قرینِ عافیت ہوں گے۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۱۳)

No.21/P.F.

Dated. 4.3.54

جناب مکرمِ بندہ زیدت معالیکم!

۲۳ فروری کا مکتوب ابھی موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ! آپ نے لکھا ہے کہ سابقہ ۲۴ کوپن کارڈ مورخہ ۳ فروری کے ساتھ ختم ہوگئے تھے۔ نئے بارہ کوپن بھی وصول ہوگئے'' مکتوب ہٰذا کے بعد تقریباً دو کارڈ کی رقم امانت رہتی

ہے‘‘۔مَیں اس کا مطلب یہ سمجھتا ہوں کہ نئے بارہ کوپن کے علاوہ دو کارڈ کی رقم آپ کے پاس امانت ہے۔ چونکہ بارہ کوپن اس کے بعد بھی بھیجے گئے ہیں لہٰذا کل ۲۴ کوپن اور ۲ کارڈ کی رقم آپ کے پاس موجود ہے۔کیا میں حساب درست سمجھ گیا ہوں؟

آپ نے اپنے لفافہ میں ایک خط یونیورسٹی لائبریری کے توسط سے یونیورسٹی بک ایجنسی کے مینیجر کے نام بھیجا تھا۔ وہ ترسیل کے لیے حسبِ ارشاد لائبریری کو بھیج دیا گیا ہے۔

مادّہ آبنوس ٹائپ کرا کر ملفوف کر رہا ہوں تا کہ آپ کو فرنچ ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ یہ تو عرض کر ہی چکا ہوں کہ آئین کا مادّہ ابھی طبع نہیں ہوا۔

مخلص

محمد شفیع

جناب ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۱۴)

No.24/P.F.

Dated. 10.3.54

مکرمی!

پرسوں پولینڈ والا مضمون فرانسیسی میں اور اس کا ترجمہ اردو میں موصول ہوا۔ اس میں ایک سادہ چک اور ایک ٹایپ کردہ خط ملا۔ خط آپ کی فرمائش کے مطابق تلف کر دیا گیا اور چک واپس ارسالِ خدمت ہے۔ امید ہے کہ کوپنوں کی دوسری قسط آپ کو موصول ہوگئی ہوگی۔

بل دستخط کے لیے ارسالِ خدمت ہیں، اپنا اور بوہدانووچ صاحب کے دستخط کرا کر از راہِ کرم جلد سے جلد مجھ کو واپس بھجوائیں۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۱۵)

No.49/P.F.

Dated. 12.4.54

فاضل محترم!

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۸/اپریل ۱۹۵۴ء موصول ہوا۔ آپ کے بھیجے ہوئے نئے مقالے ابھی تک مجھے نہیں ملے ہیں۔ امید ہے کہ جلد ہی پہنچ جائیں گے۔

جو اطلاع کہ سٹیٹ بنک نے طلب کی ہے براہِ کرم اسے اسی شکل میں بھیج دیجیے (یعنی پاسپورٹ کی مکمل نقل) اس لیے کہ ہم نے ان کو آپ کے بتائے ہوئے طریق سے اطلاع بھیجی تھی مگر وہ مصرّ ہیں کہ نقل پاسپورٹ کی بھیجی جائے اور اس میں غالباً کوئی بھی دِقت نہیں ہے۔ مجھ کو ناحق کی تشویش اس بارے میں ہے ازراہِ کرم توجہ فرما کر پاسپورٹ کی نقل ارسال فرماویں تا کہ بنک کی ''حجت شرعی'' کا جواب دیا جاسکے اور رقم آپ کو ادا ہو۔

میں کل تقریباً تین ہفتے کے لیے ایران جارہا ہوں (۲۳)۔ والسلام

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

4-Rue de Tournon,
Paris VI, France

☆☆......☆☆

(۱۶)

No.71/P.F

Dated. 21.5.54

مئی ۵۴ء

فاضل محترم سلام مسنون

میں ایران سے بخیریت واپس آ گیا ہوں لیکن ابھی تک آپ کا بھیجا ہوا مضامین کا بستہ نہیں پہنچا۔ آپ کو بستہ مضامین بھیجے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا معمول کے مطابق بستہ اب تک پہنچ جانا چاہیے تھا۔ اب کے شاید کچھ زیادہ دن لگ گئے ہوں۔

امید ہے کہ آپ خیر و عافیت سے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ.

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

4- Rue de Tournon,
Paris VI, (France).

☆☆......☆☆

(۱۷)

No.74/P.F.
Dated. 24.5.54

۲۴ مئی ۱۹۵۴ء

فاضل محترم جناب ڈاکٹر صاحب سلام مسنون

ایک مرتبہ آپ نے اپنے مکتوب میں فرمایا تھا کہ مدگاسکر میں ایک کتبہ دستیاب ہوا ہے جو وہاں کی تاریخ قدیم کے متعلق پہلا کتبہ ہے اور یہ کہ شاید آپ مقالہ ہٰذا میں مزید اطلاع ملنے پر چند سطریں بھی بڑھا دیں۔ کیا اس کے متعلق کچھ مزید اطلاع مل گئی ہے جس کا مقالہ میں اضافہ کیا جائے؟

اگر آپ ہمیں انساب الاشراف للبلاذری کے میکروفلم کا وہ حصہ جو حجاج بن یوسف پر مشتمل ہے تیار کرا کر بذریعہ ڈاک بھیجیں تو اس پر کل کتنا صرفہ ہوگا؟ لائبریری سے اطلاع آئی ہے کہ حجاج بن یوسف کے بل کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ ۱۸ مئی ۵۴[ء] کو 19/؟؟[پاؤنڈ] آپ کو بھجوا دیا گیا۔ اس میں سابقہ ۵ شلنگ شامل ہیں۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

4-Rue de Tournon,
Paris (France). VI,

☆☆......☆☆

(۱۸)

No:77/P.F.

Dated. 5.6.54

مورخہ ۵ جون ۵۴ء

دوست مکرّم

السلام علیکم۔ آپ کا بھیجا ہوا مضامین کا بستہ مورخہ ۲ جون ۱۹۵۴ء کو موصول ہو گیا۔ بہت بہت شکریہ!
امید ہے کہ ترجمہ وغیرہ کے حق الزحمۃ کا بل آپ کو ادا ہو گیا ہو گا یا عنقریب ہو جائے گا۔ والسلام.
مکرر یہ کہ مقالہ سُلیم بن منصور میں ضروری تصحیح کر دی گئی ہے۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۱۹)

No.81/P.F.
Dated. 22.6.54

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب!

وعلیکم السلام۔ آپ کا نوازش نامہ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۵۴ء موصول ہوا۔ مقالہ ''احابیش'' کے آخر میں مصادر کا اضافہ کر لیا گیا ہے۔ مقالہ ''آبنوس'' کے لیے چند سطروں پر مشتمل ایک نوٹ تیار ہو گیا ہو تو ارسال فرمائیں۔
مع فائق احترام۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۲۰)

[تاریخ ندارد] [غالباً جون-جولائی ۱۹۵۴ء]

مکرمی!

ایلاف کے مقالہ میں چند باتیں دریافت طلب ہیں از راہِ کرم ان پر روشنی ڈالئے:

۱- ''۵۷۸ء میں آپؐ کے دادا عبدالمطلب نے ۱۱۰ برس کی عمر میں وفات پائی''، اس سے آپ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ایلاف کا زمانہ تقریباً ۴۶۷ء قرار پاتا ہے (لیواعظم کا زمانہ)۔ ۱۱۰ برس کی عمر والا ایک قول ہے، ایک اور قول یہ ہے کہ آپ نے ۸۲ برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس صورت میں ایلاف کا زمانہ ۴۹۶ء کے قریب ہوگا۔ اگر قول اوّل کو ترجیح دینے کی کوئی وجوہات ہیں تو مہربانی سے اس کی طرف اشارہ فرمائیں (۲۴)۔

۲- آپ نے مسند ابن حنبل، ۴: ۲۰۶ کے حوالہ سے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس (بحرین وعمان) کا سفر کیا ہے۔ کیا قبیلہ عبدالقیس کے علاقہ میں عمان بھی شامل تھا۔ انسائیکلوپیڈیا کے نئے اڈیشن میں عبدالقیس کا علاقہ قیتیس سے نیچے نہیں آتا۔

۳- آپ [ص] کے متعدد سفر شام اور یمن (حباشہ) کے متعلق بھی مروی ہیں۔ حباشہ کے متعلق بکری ص ۴۶۲ پر ہے کہ وہ ناحیہ مکہ میں ہے اور اکبر اسواقِ تہامہ میں سے ہے، یاقوت نے دوسری جلد، ص ۱۹۱ پر بھی حباشہ کو سوق بہ تہامہ لکھا ہے۔

کہیں اس کا پتہ ہے کہ حباشہ تہامہ یمن میں تھا۔ یمن کے علاقہ جویش میں آپ کا جانا ثابت ہے۔ کیا اس میں کچھ ترمیم کرنی چاہیے (۲۵)؟

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۲۱)

No.121/Conti.

Dated. 28.9.54

۲۸ ستمبر ۱۹۵۴ء

مکرمی!

سلام مسنون۔ آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۱ محرم موصول ہوا۔ مجھ کو بہت افسوس ہے کہ آپ کیمبرج میں تشریف فرما نہ ہوئے (۲۶)۔ زکی ولیدی ہی نے فرمایا کہ مانع یہ تھا کہ حکومت کی طرف سے کچھ اندیشہ تھا۔ بہت تعجب اور افسوس ہوا۔ اس لئے کہ مدت کے بعد ملاقات کا موقعہ ہوا تھا اور وہ ہاتھ سے جاتا رہا۔ بہت سی باتیں کرنے والی تھیں جو نہ ہوسکیں۔

زکی ولیدی بھی اور بعض اور ترک احباب حد درجہ خواہش مند تھے کہ آپ استنبول یونیورسٹی میں بحیثیت استاذ کے آئیں۔ وہ آپ کے بے حد معتقد اور دلی طور پر آرزومند ہیں کہ آپ ان کے ہاں آکر نوجوان ترکوں کو اپنی فضیلتِ علمی اور اپنی نیکی سے متاثر کریں۔ وہ کہتے تھے کہ آپ متامل ہیں۔ آپ ان معاملات کی جزئیات کو مجھ سے بہتر سمجھتے

ہیں لیکن ان احباب کی درخواست کے مطابق اتنا ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ان کی درخواست کو شرف قبول بخشیں تو باعث اجر جزیل ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ میرے نزدیک ان کی عقیدت مندی خالصانہ تھی اور آپ کے فیضانِ صحبت سے نوجوان ترکوں کے لیے بہت سی بھلائی کی توقع ہوسکتی ہے۔ وہ متوقع تھے کہ آپ کم سے کم تین سال کے لیے دانش گاہ استنبول میں ٹھہرنا منظور فرماویں۔

ہمارے پاس دائرۂ معارف کے پہلے دو کراسے پہنچے ہیں(۲۷) اس میں ابوحنیفہ الدینوری کو تو انھوں نے دینوری کی ذیل میں رکھا ہے البتہ امام اعظم پر جو مضمون لکھا ہے اس کی نقل عنقریب ارسال ہوگی۔ تصحیحات کا شکریہ! وہ آپ کے مقالوں میں درج کردی جائیں گی۔

چند روسیوں سے کیمبرج میں ملاقات ہوئی تھی۔ ایک مخطوطہ کے فوٹو ان سے طلب کئے گئے تھے اور انھوں نے کہا تھا کہ ایک مہینہ کے اندر جواب بھیجیں گے، اس کا منتظر ہوں اگر انھوں نے جواب باصواب بھیجا تو شاید اور فوٹو بھی ان سے طلب کیے جاسکیں گے۔

اس مژدہ سے دل بہت خوش ہوا کہ آپ نے سیرت پر اپنی کتاب مکمل کردی ہے(۲۸)۔ یہاں جو مقالہ سیرت پر لکھا گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ اُسے ضرور دیکھیں۔ اس کو بھیج دوں؟

حجة اللّٰه [البالغة] کا فرانسیسی ترجمہ(۲۹) بھی خدا نے چاہا تو غالبًا علمی دنیا میں بہت کارآمد ثابت ہوگا۔ میں نے دفتر کو ہدایت کردی ہے کہ آپ کو اور کوپن بھیج دیں۔ امید ہے کہ مزاج عالی بہمہ وجوہ بخیر ہوگا۔

والسلام مع الاکرام

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۲۲)

No. 125 / P.F.
Dated. 9.10.54

مکرمی!

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۵/صفر ۱۳۷۴ھ [۲ اکتوبر ۱۹۵۴] موصول ہوا۔ مقالہ امام اعظم آپ کو ۳۰ ستمبر ۱۹۵۴ء کو

رجسٹرڈ ہوائی ڈاک سے بھیج دیا تھا۔ میں نے پروفیسر گب (Gibb) سے بات کی تھی ان کا اندازہ تھا کہ پہلی جلد تین سال میں مکمل ہوگی (۳۰)۔ اس صورت میں دینوری کا مقالہ غالباً ابھی بہت دور ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ اپنی معلومات کی بنا پر اس کو مرتب کرلیں۔ سیرت کے متعلق آپ کی نظر ثانی بیحد ضروری ہے۔ اضافہ و تصحیح، حذف و ترمیم جو کچھ بھی مناسب سمجھیں کریں۔ میں اس کو عنقریب ٹائپ کے لیے دفتر کے حوالہ کرتا ہوں۔ ترکی جانے کے متعلق

"کجا دانند حال ما"

کی تلمیح سمجھ میں نہ آئی۔ واللہ اعلم! کیا موانع ہیں۔ یہ سچ ہے کہ خدمت کی گنجایش ہر حصۂ عالم میں ہے لیکن مجھ کو ترکوں کی طلب نہایت صادق معلوم ہوتی ہے۔ بہر حال فیصلہ تو آپ ہی کو کرنا ہے۔ میں اس سے زیادہ اور کیا عرض کرسکتا ہوں (۳۱)۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

4-Rue de Tournon,

Paris, France. VI,

☆☆......☆☆

(۲۳)

No:114/P.F.

Dated. 22.10.54

مکرمی

۲۱ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ کے گرامی نامہ میں آپ نے کچھ زیادات "احابیش"، "ایلاف"، "بجٹ" اور "ابن ماجد" کے مقالوں کے لیے بھیجی تھیں ان میں سے سوائے "بجٹ" کے سب درج کردی گئی ہیں۔ "بجٹ" کے متعلق آپ نے یوں لکھا تھا:

"ثلث آخر میں ایک پیراگراف یوں ہے "آمدنی کے گوشوارے مرتب تو ہوتے تھے مگر اب وہ باقی نہیں"۔ اسی میں ہے "بحرین سے بہت کثیر مال آنے کا بخاری میں ذکر ہے"۔

میں نے "بجٹ" کے مضمون کی عبارت سربسر پڑھی ہے، یہ بات کہ بحرین سے بہت کثیر مال آنے کا بخاری میں ذکر ہے اس مقالے میں موجود نہیں۔ ممکن ہے کہ اس مسودے میں ہو جو آپ کے پاس ہے۔ مہربانی سے اس کے متعلق لکھیں کہ کیا کیا جائے۔

مکرر یہ کہ ''بجٹ'' والے مضمون میں آیت اصول میزانیہ کا ذکر کرکے آپ لکھتے ہیں: ''اس میں صدقات یعنی محصول جائداد بشمول مال گزاری کو آٹھ مدّات میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے''۔ کیا صدقات مال گزاری کے معنے پر حاوی ہے؟ جزیہ، عشر، خراج پر اس لفظ کا اطلاق کبھی ہوتا تھا(۳۲)؟

مخلص

محمد شفیع

جناب ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۲۴)

No:1/P.F.
Dated. 4.1.55

مکرمی!

وعلیکم السلام! آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۶ ربیع الآخر ۱۳۷۴ھ موصول ہوا۔ مکتوب ہٰذا کے ملتے ہی میں نے اس کی ایک نقل حکومتِ پاکستان کے وزیر خارجہ کو بھجوا دی اور مشرقی بنگال کے ایک فاضل ڈاکٹر شہیداللہ(۳۳) کا نام بھی تجویز کردیا ہے۔ اللہ کرے کہ بروقت کام ہو جائے۔ والسلام مع الاکرام۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب
Edebiyat Fakultesi,
University of Istanbul,
Istanbul, Turkey.

☆☆......☆☆

(۲۵)

No:118/P.F.
Dated. 15.10.55

مکرمی!
السلام علیکم

ایک مضمون شمالی افریقہ کی اسلامی عمارات کے متعلق پروفیسر مارسے (Prof. Marçais) (۳۴) نے فرانسیسی میں لکھا ہے۔ اس مضمون کی ایک ٹائپ شدہ نقل آپ کی خدمت میں ارسال کی جاتی ہے۔ ازراہ کرم اس مقالہ کا اردو ترجمہ ہمیں بھجوادیں۔ زحمت دہی کی معافی چاہتا ہوں۔

۲٦ ستمبر کو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے ڈائرکٹروں کی ایک میٹنگ ناروے میں ہونے والی تھی۔ اس کے متعلق تجاویز کی اطلاع تو مجھے ملی مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ اس میں طے کیا ہوا۔ اگر آپ کو اس کے متعلق کچھ اطلاع ہو تو مطلع فرمائیں (۳۵)۔

امید ہے کہ مزاج عالی بہمہ وجوہ بخیر ہوگا۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

4-Rue de Tournon,

Paris (France). VI,

☆☆......☆☆

حواشی وتعلیقات

۱) سلیمان المہری ابن احمد بن سلیمان [۱۴۸۰-۱۵۵۰ء] ۱۶ ویں صدی کے نصفِ اول کا فن جہاز رانی کا ماہر (معلم البحر) اور ہدایات جہاز رانی پر ایک کتاب اصولِ بحری کا مؤلف ہے"معروف ومشہور عرب جہاز راں جوالمہری کے نام سے معروف ہیں۔اس نے بحر ہند، مغربی چین کے سمندر اور ایشیا کے بڑے مجمع الجزائر کے سمندروں میں جہاز رانی سے متعلق متعدد (پانچ رسائل) تصنیف کیے۔ دیکھیے اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، جلد۱۱،ص ۲۵۳-۲۶۶۔ پندرھویں صدی عیسوی کے عرب جہاز ران شہاب الدین احمد ابن ماجدفن جہاز رانی کے ماہر میں مشہورعرب ماہرابن ماجد کا جانشین۔ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، جلد۱،ص ۶۵۷-۶۷۶۔

۲) چودھری سرمحمد ظفراللہ خان (۱۸۹۳-۱۹۸۵ء)، پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ (۱۹۴۷-۱۹۵۴ء)، جو بعد ازاں بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج (۱۹۵۴-۱۹۶۱ء) اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب رہے (۱۹۶۱-۱۹۶۴ء)۔ان کا تعلق مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں سے تھا۔ انھوں نے اردو اور انگریزی میں متعدد موضوعات پر، بشمول سیرت نبویہ، متعدد کتب تصنیف کیں۔

۳) ڈاک کے گراں بار مصارف سے عہدہ برآ ہونے کے لیے شعبہ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی طرف سے ڈاکٹر محمد حمیداللہ کو پاکستان سے انٹرنیشنل ڈاک کوپن ارسال کیے جاتے تھے۔

۴) ڈاکٹر صلاح الدین منجد (۱۹۲۰-۲۰۱۰ء)، ممتاز شامی صحافی، محقق، اورمخطوطہ شناس۔ ان کا اہم ترین کارنامۂ حیات عربی مخطوطات کی تلاش وتفحص، تحقیق وتصحیح اور طباعت واشاعت ہے۔۱۹۵۵ء میں انھیں عرب لیگ کے زیر اہتمام مصر میں قائم معہد المخطوطات العربیہ (۱۹۴۶ء) کا ناظم مقرر کیا گیا۔ انھوں نے عربی مخطوطات کی جمع آوری، فہرست سازی، ان کی تحقیق وتصحیح اور طباعت واشاعت کا کام غیر معمولی مستعدی اور کامیابی سے انجام دیا۔مخطوطات سے غیر معمولی شغف کی بنا پر انھیں' ابوالمخطوطات العربیۃ' اور سند بادمخطوطات (سند باد المخطوطات) جیسے القابات سے ملقب ہوے۔ مابعد سالوں میں امریکہ کی صف اول کی پرنسٹن یونیورسٹی میں ایک سال تک استاذِ زائر کے طور پر تدریس۔۔۔ بیروت میں ایک دارالاشاعت دارالکتب الجدید کے نام سے قائم کیا۔ لبنان میں خانہ جنگی کے زمانے میں ان پر قاتلانہ حملہ ہوا نیز ان کی ذاتی کتب خانہ نذر آتش کیے جانے کے بعد جدہ چلے آئے (۱۹۷۵ء)۔طویل عرصے تک الحیاۃ اور الشرق الاوسط جیسے جرائد میں سیاسی و

سماجی اور نظریاتی مسائل سے متعلق موضوعات پر مضمون نگاری کرتے رہے۔ انھیں تاریخ خصوصا تاریخ دمشق سے خاص شغف تھا۔مخطوطات کی تحقیق و تصحیح، متنی تنقید و تدوین، خطاطی جیسے موضوعات پر کثیر تعداد میں تالیفات تصنیف کیں۔ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کے لیے بھی چند مقالات تصنیف کیے۔احوال و آثار کے لیے دیکھیے:

Essays in Honour of Sala al-Din Al-Munajjid (London: Al-Furqan Islmaic Heritage Foundation, 2002).

مقالات و دراسات مهداة الى الدكتور صلاح الدين المنجد (لندن: مؤسسة الفرقان للتراث الاسلامی، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء)، حصہ عربی: میں شامل مقالات۔صلاح الدین منجد نے اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کے لیے بھی متعدد مقالات تصنیف کیے۔

۵) مسطر: سطر دار کاغذ جو اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ کی طرف سے مترجمین و مصححین کو فراہم کیا جاتا تھا۔

۶) جولائی ۱۹۵۳ء میں وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے پروفیسر مولوی محمد شفیع کی قیادت میں ماہرین تعلیم اور طلبہ کی ایک جماعت ایران میں تعلیمی و ثقافتی میدانوں میں ہونے والی ترقیات کے جائزہ و مطالعہ کے لیے روانہ کی گئی۔ اس وفد کا ایران میں ایک ماہ تک قیام رہا۔

۷) انساب الاشراف للبلاذری، کے میکروفلم کا وہ حصہ جو حجاج بن یوسف کے تذکرے پر مشتمل ہے۔آئندہ خطوط میں اس کی تفصیل آ گئی ہے۔

۸) فرانسیسی مستشرق پاریے(Jean Périer ، ۱۸۶۹۔۱۹۵۴ء) کی حجاج بن یوسف پر کتاب Vie d'Al HadjdjadJ ibn Yousof (پیرس ۱۹۰۴ء) مراد ہے۔ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے اس کا ایک نسخہ پیرس سے ارسال کیا تھا مگر پنجاب یونیورسٹی بک ایجنسی کے کارپردازوں کی غفلت کی وجہ سے گم ہو گیا۔آیندہ خطوط میں اس کی گمشدگی کے قضیے کا تفصیل سے ذکر آیا ہے۔

۹) صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہ (م ۵۸ھ/۶۷۷ء) کے تلمیذ ہمام بن منبہ (م ۱۰۱ھ/۷۱۹ء) کا مجموعۂ حدیث صحیفہ ہمام بن منبہ، تاریخ حفاظت و کتابت حدیث پر ایک محکم شہادت کا درجہ رکھتا ہے۔ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے برلن اور دمشق کے کتب خانوں میں موجود اس کے قلمی نسخے دریافت کیے اور تحقیق و تصحیح کے بعد دمشق کے مجلة المجمع العلمی العربی میں شائع کیا (۱۹۵۳ء)۔آئندہ سال بعد از نظرِ ثانی کتابی صورت میں اسی ادارے کی طرف سے شائع کیا گیا۔اردو ترجمہ عربی متن کے ساتھ ۱۹۵۵ء اور ۱۹۵۶ء میں حیدرآباد دکن سے نکلا۔انگریزی ترجمہ (از محمد رحیم الدین، پرنسپل عثمانیہ کالج ورنگل، حیدرآباد دکن) ۱۹۶۱ء میں

منظرِ عام پر آیا۔ پاکستان سے یہی ترجمہ اکیڈمی آف لائف اینڈ لیٹرز، کراچی نے شائع کیا (۱۹۹۴ء)۔ دنیا کی متعدد زبانوں میں اس کے متعدد ایڈیشن نکلے ہیں۔

۱۰) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کے دوسرے ایڈیشن کی طرف اشارہ ہے۔

۱۱) احمد بن محمد بن عبدربہ (م ۳۲۸ھ) کی تالیف العقد الفرید مراد ہے۔

۱۲) بوہدانووچ، پیرس میں پناہ گزین ایک پولستانی مسلم سکالر، جس نے ڈاکٹر محمد حمیداللہ کی فرمائش پر اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کے لیے پولینڈ سے متعلق ایک مقالہ تصنیف کیا۔

۱۳) دیکھیے اوپر حاشیہ ۸۔

۱۴) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کے دوسرے ایڈیشن کی طرف اشارہ ہے۔

۱۵) دیکھیے: Muhammad Hamidullah, "The Friendly Relations of Islam with Christianity and How they Deteriorated", *Journal of the Pakistan Historical Society*, 1:4 (1953), pp. 41-46.

۱۶) علامہ علاء الدین صدیقی (۱۹۰۷۔۱۹۷۷ء)، صدر شعبۂ علوم اسلامیہ (۱۹۵۰۔۱۹۶۷ء)، بعد ازاں پرفیسر حمید احمد خان کی جنرل محمد یحیٰی خان کی فوجی حکومت کے دور میں وائس چانسلر کے منصب سے جبری سبکدوشی (۳ فروری ۱۹۶۹ء) پر جامعۂ پنجاب کے وائس چانسلر ہوئے (۴ فروری ۱۹۶۹ء تا ۴ جولائی ۱۹۷۲ء)۔

۱۷) دیکھیے اوپر حاشیہ ۹۔

۱۸) پروفیسر مولوی محمد شفیع کی یہ تحریر جو پہلے پہل ضمیمۂ اورینٹل کالج میگزین میں شائع ہوئی تھی ان کے مجموعۂ مقالات میں شامل ہے۔ دیکھیے: احمد ربانی (مرتب)، مقالات مولوی محمد شفیع، جلد ۵ (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۱ء)، ص ۱۳۴۔۱۳۵۔

۱۹) ابوحنیفہ الدینوری (ابوحنیفہ احمد بن داؤد الدینوری) کی تالیف کتاب النبات کو ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے مدون کیا جو پہلے قاہرہ سے شائع ہوئی (۱۹۷۳ء)، بعد ازاں نظر ثانی شدہ ایڈیشن حکیم محمد سعید کے اہتمام سے بیت الحکمت (ہمدرد فاؤنڈیشن) کراچی کی طرف سے نکلا (۱۹۹۳ء)۔

۲۰) ارمغانِ علمی بخدمت پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع کی طرف اشارہ ہے۔ سید محمد عبداللہ نے اپنے استاذ بزرگوار پروفیسر مولوی محمد شفیع کے اعزاز میں اس کی تدوین کا بیڑا اٹھایا تھا، جو سال ۱۹۵۵ء میں

اشاعت پذیر ہوا(لاہور: مجلسِ ارمغانِ علمی، ۱۹۵۵ء)۔ اس میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا مقالہ ''برطانوی ہندوستان میں اسلامی ثقافت کا تحفظ و دفاع'' Défense de la culture Islamique pendant la domination Anglaise de l'Inde کے عنوان سے شامل ہے (دیکھیے حصۂ دوم، ص ۸۷ تا ۱۰۷۔

۲۱) ڈاکٹر سید محمد عبداللہ (۱۹۰۶۔۱۹۸۶ء)، پرنسپل پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج جو بعد ازاں شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ میں پروفیسر مولوی محمد شفیع کے جانشین ہوئے اور تقریباً بیس برس تک (۱۴ نومبر ۱۹۶۶ء سے اپنی وفات ۱۴ اگست ۱۹۸۶ء تک) اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی مجلس ادارت کے رئیس کے طور پر قابل قدر خدمات انجام دیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: غلام حسین ذوالفقار، صد سالہ تاریخ جامعۂ پنجاب (لاہور: جامعۂ پنجاب، ۱۹۸۲ء)، ص ۳۶۷۔

۲۲) جرمنی میں شیبانی سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا تھا، جس نے اسلام کے بین الاقوامی قانون سے متعلق ایک مجلّے کے اجرا کا منصوبہ بنایا تھا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے اس مجلّے کے لیے پاکستانی اہل علم کو مقالہ نویسی کی دعوت دی تھی۔ اس کی تفصیل آیندہ خطوط میں آئی ہے۔ شیبانی سوسائٹی کے بارے میں دیکھیے: صلاح الدین المنجد (مرتب)، شرح کتاب السیر الکبیر لمحمد ابن الحسن الشیبانی، املا محمد بن احمد السرخسی، جلد ۱ (قاہرہ: مطبوعات الشرکۃ الاعلامات الشرقیۃ، ۱۹۷۱ء)، ص ۱۴۔ مزید دیکھیے: *Islam and International Law: Engaging Self-Centrism from a Plurality of Perspectives* (Martinus Nijhoff Publishers 2013), p. 457.

۲۳) ۱۳ اپریل ۱۹۵۴ء کو پروفیسر محمد شفیع حکومت ایران کی دعوت پر شیخ بوعلی سینا کی یاد میں منعقد ہونے والی ہزار سالہ تقریبات میں شرکت کے لیے پاکستانی وفد کے قائد کے طور پر ایران تشریف لے گئے اور وہاں تین ہفتے ان کا قیام رہا۔

۲۴) ایلاف کے زمانے کی تحدید و تعیین سے متعلق پروفیسر محمد شفیع کے استفسارات کا نہ تو اس موضوع پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مقالے (دیکھیے: ''ایلاف''، در اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، جلد ۳، ص ۷۱۸۔۷۱۹) میں اور نہ ہی ان کے مکتوبات میں کوئی جواب ملتا ہے۔

۲۵) اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ میں شامل ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مقالۂ ''ایلاف'' میں عمان پر قبیلۂ عبدالقیس کی عمل داری، نیز حباشہ تہامہ کے محل وقوع اور یمن کے علاقۂ جویش کی طرف قبل بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر سے متعلق پروفیسر محمد شفیع کے سوالات کا کوئی جواب نہیں ملتا۔ دیکھیے اردو دائرۂ

معارفِ اسلامیہ، جلد۳، ص ۱۹۷، عمود ۲۔

۲۶) ۱۹۵۴ء میں کیمبرج میں مستشرقین کی تیئیسویں عالمی مؤتمر منعقد ہوئی (۲۱ تا ۲۸ اگست) جس میں شرکت کے لیے پروفیسر محمد شفیع انگلستان تشریف لے گئے۔ اس مؤتمر کی روداد کے لیے ملاحظہ ہو: محمد حمیداللہ، ''مؤتمر مستشرقین عالم (کیمبرج)، معارف (اعظم گڑھ)، دسمبر ۱۹۵۴ء؛ ستمبر ۱۹۵۵ء۔ مزید دیکھیے:

Sinor, Denis. *Proceedings of the Twenty-Third International Congress of Orientalists*, Cambridge, 21st-28th August, 1954 (London: Royal Asiatic Society, 1956). Print.

۲۷) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے دوسرے ایڈیشن جس کی اشاعت کا آغاز ۱۹۵۴ء میں ہوا، کے ابتدائی مطبوعہ کراسے مراد ہیں۔

۲۸) ڈاکٹر محمد حمیداللہ کی فرانسیسی کتاب سیرت مراد ہے جو Le prophète de l'Islam: Sa vie, son oeuvre,. کے عنوان سے ۲ جلدوں میں فرانس سے شائع ہوئی (۱۹۵۹۔۱۹۶۰ء)۔ اس کی پہلی جلد کا انگریزی ترجمہ پروفیسر محمود احمد غازی نے کیا جو ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد نے شائع کیا (۱۹۹۸ء)۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ کی اس تالیف کے تعارف و تجزیہ کے لیے دیکھیے: شیخ عنایت اللہ، ''ڈاکٹر محمد حمیداللہ، مصنف سیرت نبویہ''، معارف (اعظم گڑھ)، جلد ۸۸، عدد ۱ (جولائی ۱۹۶۱ء)، ص ۲۲۔۳۱؛ مکرر اشاعت معارفِ اسلامی (اسلام آباد)، اشاعتِ خصوصی بیاد ڈاکٹر محمد حمیداللہ، جلد ۲، شمارہ ۲، جلد ۳، شمارہ ۱ (جولائی ۲۰۰۳۔ جون ۲۰۰۴ء)، ص ۱۰۵۔۱۱۵۔

۲۹) شاہ ولی اللہ دہلوی کی تالیف حجۃ اللہ البالغۃ کے فرانسیسی ترجمہ سے متعلق ڈاکٹر محمد حمیداللہ کا منصوبہ غالباً پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ انھوں نے پروفیسر محمد شفیع کے نام اپنے ایک مکتوب میں اس کتاب کے ترجمے میں اپنی مشغولیت کا ذکر کیا تھا لیکن اس کی تکمیل اور اشاعت کے بارے میں کوئی اطلاع دستیاب نہیں ہو سکی۔

۳۰) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے دوسرے ایڈیشن کی پہلی جلد کی اشاعت کی طرف اشارہ ہے۔

۳۱) ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے ترکوں کی دعوت قبول کرتے ہوئے ۱۹۵۴ء میں جامعۂ استانبول کے کلیۂ ادبیات میں معہد الدراسات الاسلامیہ تدریس و تعلیم کا آغاز کیا جس کا سلسلہ سالہا سال جاری رہا۔ ڈاکٹر صاحب بطور استاذ زائر ہر سال تین ماہ کے لیے ترکی تشریف لے جاتے (بالعموم موسم گرما میں) اور جامعۂ استانبول میں خطبات دیتے اور سیمیناروں کا اہتمام کرتے۔ بعد ازاں جامعۂ ارض روم اور جامعۂ انقرہ کے کلیاتِ الٰہیات

میں بھی تدریس وتعلیم کی خدمت انجام دینے لگے۔ ترکی کی ان جامعات میں تدریس وتعلیم کا یہ سلسلہ ۱۹۷۸ء تک جاری رہا۔ اس پچیس سالہ دور میں ان جامعات کے کلیاتِ الٰہیات میں زیر تعلیم طلبہ کی بڑی تعداد ان کے علم وفضل سے فیض یاب ہوئی۔ یہی وہ دور ہے جس میں ترکی میں جدید خطوط پر اسلامی تعلیم کا نظام تشکیل کا احیا ہورہا تھا۔ ترکی کی الہیات کی فیکلٹیز میں سینیر اساتذہ کی ایک بڑی تعداد ڈاکٹر صاحب سے فیض یافتہ ہے۔ دیکھیے: Mahmud Rifat Kademoglu, "Remembering Muhammad Hamidullah", Islam & Science, 1:1(June 2003), pp. 143-152, esp. p. 146.

ترکوں کی ڈاکٹر محمد حمیداللہ سے محبت وشیفتگی کا اندازہ ان تحریروں سے بخوبی ہوتا ہے جو ان کی وفات (دسمبر ۲۰۰۲ء) کے بعد ان کی یاد میں مختلف اخبارات وجرائد اور مجلّات میں شائع ہوئیں۔ بطور مثال دیکھیے: *Yedi Iklim*، کا ڈاکٹر محمد حمیداللہ نمبر (اپریل ۲۰۰۳ء)۔ اس میں ۳۰ ترک اساتذہ ومحققین کی تحریریں شائع ہوئی ہیں۔

۳۲) ڈاکٹر محمد حمیداللہ کے مقالۂ بجٹ (میزانیہ)، جس میں انھوں نے زکوٰۃ، صدقات، جزیہ، عشر، خراج سب کو مال گزاری قرار دیا تھا، پر مولوی سعید انصاری (۱۸۹۴۔۱۹۶۲ء) نے تفصیلی اعتراضات وارد کیے تھے (مولوی سعید انصاری کی یہ غیر مطبوعہ تحریر شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ میں محفوظ ہے)۔ مولوی شفیع صاحب نے اپنے خط میں مولوی سعید انصاری کے اٹھائے ہوئے سوالات وملاحظات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ میزانیہ اور مالگزاری کے بارے میں ڈاکٹر محمد حمیداللہ کے آراء وخیالات کے لیے دیکھیے: محمد حمیداللہ، ''المیزانیۃ والضرائب فی عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم''، (ترجمہ: سعید رمضان)، المسلمون (دمشق)، ستمبر ۱۹۵۸ء۔

۳۳) ۱۹۵۴ء میں بھارتی حکومت نے اپنے خرچ پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ترکی زبان وادب کی جبکہ جامعۂ استانبول (ترکی) میں ہندیات کی مسند کے قیام کی تجویز پیش کی تھی اور ہندیات (سنسکرت اور تاریخ ہند کی تدریس کے لیے) ایک ہندو فاضل کا نام تجویز کیا تھا۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ بھارتی حکومت کے اس منصوبے کو ملی مقاصد کے لیے شرانگیز اقدام خیال کرتے ہوئے اس کے انسداد کے لیے سرگرم عمل ہوگئے۔ چنانچہ انھوں نے پروفیسر محمد شفیع کی وساطت سے حکومت پاکستان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانے کی سعی کی۔ اور متبادل کے طور پر پاکستان سے کسی سنسکرت داں صحیح الخیال مسلمان عالم کی ترکی روانگی کی تجویز پیش کی تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد حمیداللہ کی تحریک پر پروفیسر محمد شفیع نے حکومت پاکستان کو پروفیسر محمد شہیداللہ کا نام تجویز کیا۔ پروفیسر محمد شہیداللہ (۱۸۸۵۔۱۹۶۹ء) بنگال (سابق مشرقی پاکستان) کے ممتاز سنسکرت دان، ماہر تقابلی لسانیات، محقق و

مورخ اور مترجم بنگالی ترجمۂ قرآن۔ محمد شہید اللہ نے کلکتہ یونیورسٹی سے سنسکرت زبان و ادب میں بی اے (۱۹۰۷ء) اور تقابلی لسانیات میں ایم کیا (۱۹۱۰ء)۔ ۱۹۱۹ء میں اسی یونیورسٹی میں ریسرچ اسسٹنٹ کے بطور منسلک ہوئے۔ ۱۹۲۱ء میں ڈھاکہ یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا تو اس کے شعبۂ بنگالی و سنسکرت میں لیکچرر کے طور پر تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۹۲۶ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے فرانس چلے گئے اور پیرس کی سوربون یونیورسٹی سے تقابلی لسانیات میں ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری حاصل کی (۱۹۲۸ء)۔ بعد ازاں ایک مختصر عرصے کے لیے فریئبرگ، جرمنی میں ویدک سنسکرت اور پراکرتوں کا درس لیا۔ اگست ۱۹۲۸ء میں وطن واپس لوٹے۔ ۱۹۳۷ء میں ڈھاکہ یونیورسٹی میں بنگالی کا الگ سے شعبہ قائم ہوا تو اس کے پروفیسر اور سربراہ بنائے گئے۔ ۱۹۴۴ء میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے پر بوگرا عزیز الحق کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں ایک بار پھر ڈھاکہ یونیورسٹی کے شعبۂ بنگالی کے سربراہ اور پروفیسر مقرر کیے گئے جس کا سلسلہ ۱۹۵۴ء تک جاری رہا۔ تقریباً دو سال تک شعبۂ بین الاقوامی تعلقات میں فرانسیسی کے لیکچرار کے طور پر تعلیم دیتے رہے۔ بعد ازاں نئی قائم شدہ راجشاہی یونیورسٹی (۱۹۵۴ء) کے شعبۂ بنگالی کے پروفیسر اور صدر شعبہ مقرر ہوئے (۱۹۵۶۔۱۹۵۸ء)۔ پروفیسر شہید اللہ جدید لسانیات میں بڑا درک رکھتے تھے (دیکھیے: ابواللیث صدیقی، رفت و بود: خودنوشت سوانح عمری، کراچی: ادارۂ یادگارِ غالب، ۲۰۱۱ء، ص ۴۱۷)۔ بنگالی زبان و ادب اور بنگالی لسانیات پر متعدد وقیع کتب ان کی یادگار ہیں۔ بنگالی زبان و ادب میں وقیع گرانمایہ خدمات کے اعتراف میں متعدد اعزازات سے نوازے گئے۔ پروفیسر محمد شفیع نے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے اصرار پر جامعۂ استانبول میں سنسکرت اور ہندوستانی مسلم تاریخ کی تدریس و تحقیق کے لیے حکومت پاکستان کو ان کا نام تجویز کیا۔ پروفیسر محمد شہید اللہ کے احوال و آثار کے لیے دیکھیے: Muhammad Inamulhaq (ed.), Muhammad Shahidullah Felicitation Volume (Dacca: Asiatic Society of Pakistan, 1966), "Editor's Note"; Ranita Mandal, Muhammad Shahidullah and His Contribution to Belgali Linguistics, Ph. D. Dissertation, Department of Linguistics, Calcutta University, 2002, esp. Chaps. 2 and 3.

۳۴) معروف فرانسیسی مستشرق جارج مارسے (Georges Alfred Marçais) (۱۸۷۶۔۱۹۶۲ء) مراد ہے۔ شمالی افریقہ (المغرب اور تونس) میں مسلمانوں کے فنون خصوصا فن تعمیرات کا متخصص۔ جارج مارسے نے زندگی کا ایک طویل عرصہ الالجزائر میں گزارا۔ فرانسیسی تسلط کے زمانے میں وہ اس ملک کے مختلف سرکاری

عہدوں پر بھی فائز رہا۔ جامعہ الجزائر میں کے کلیۂ فنون میں مسلم آثار قدیمہ (اثریات) کی مسند پر فائز پہلا فرانسیسی، بعدازاں الجزائر کے موزۂ آثار قدیم اور مسلم فنون کا ناظم ہوا۔ بعد ازاں پیرس کے معہد العلوم الشرقیہ کا ناظم ہوا۔ جارج مارسے کی شہرت کا سبب شمالی افریقہ میں مسلمانوں کے تمدن اور فنونِ لطیفہ کی تاریخ پر غیر معمولی دسترس اور اختصاص کی بنا پر ہے۔ ان موضوعات پر اس کی آٹھ کتابوں کا مؤلف۔ موصوف کا شمالی افریقہ میں مسلمانوں کے فن تعمیرات سے متعلق ایک مقالہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) میں شامل اشاعت ہے۔ اس کا اردو میں ترجمہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے کیا۔ ایک خالصۃ فنی موضوع سے متعلق ہونے کے باوجود ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس کے ترجمے کی خدمت انجام دی۔ جارج مارسے کی تالیفات میں مندرجۂ ذیل بطورِ خاص قابل ذکر ہیں: Georges Marçais. Manuel d'art musulman. Tunisie, Algérie, Maroc, Espagne, Sicile. Paris, Picard, L'architecture. 1926 et 1927;Georges MARÇAIS, L'architecture musulmane d'Occident, Tunisie, Algérie, Maroc, Espagne et Sicile, i vol. in-4°, XII + 541 p., dont 64 pl. et 286 fig., Paris (Publ. du Gouvernement Général de l'Algérie), 1955.

احوال و آثار کے لیے دیکھیے:

Guillermo Duclos, "Urban Heritage in Northwest Morocco:An Essay on the Medieval Islamic City", in José Maria Feria (ed.), *Territorial Heritage and Development* (CRC Press, 2012), pp. 175-176; Nimrod Luz, T*he Mamluk City in the Middle East: History, Culture, and the Urban Landscape* (Cambridge University Press, 2014), pp. 14-15 and passim.

۳۵) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے ڈائریکٹروں کی ناروے میں منعقدہ میٹنگ (۲۶ ستمبر ۱۹۵۵ء) میں ہونے والے فیصلوں کی تفصیل آئندہ خط محررہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں ملاحظہ ہو۔